Assalmoalaikum,

janb mufti sahb sawal yeh hai k merey bhai ka karyana store hai jis anaj, or jeneral item waghera sale kiya jata hai us per sal mukammal honey zakat kis tarah nikalen gey?

mehrbani farma kr jald jawab dijiye ga,

shukriya.

السلام علیکم۔

جناب مفتی صاحب سوال یہ ہے کہ میرے بھائی کا کریانہ اسٹور ہے جس میں اناج اور جنرل ایٹم وغیرہ سیل کیا جاتا ہے، اس پر سال مکمل ہونے پر زکوۃ کس طرح نکالیں گے؟

مہربانی فرما کر جواب جلدی دیجیے گا

شکریہ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۶/۲۳۴۹
مورخہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الجواب حامداً و مصلیًا

آپ کا بھائی اگر پہلے سے صاحب نصاب ہے تو اس کی زکوٰۃ کا سال چاند کی جس تاریخ کو پورا ہو اس تاریخ میں دکان میں موجودہ مال (اسٹاک)، کیش اور فروخت شدہ مالوں کی وہ رقم جسکی ادائیگی دوسروں کی ذمہ واجب ہو ان سب کا حساب لگا کر انکے مجموعہ سے وہ رقوم جو آپ کے بھائی نے دوسروں کو ادا کرنی ہیں منہا کرلیں اور بقیہ کی مالیت کا ڈھائی فیصد حصہ زکوٰۃ میں ادا کریں، البتہ دوسروں کے ذمہ فروخت شدہ مالوں کی واجب الاداء رقوم کی زکوٰۃ اگر ان کے وصولیابی کے بعد ادا کرنا چاہے تو ایسا کرنا بھی جائز ہے۔

اور اگر وہ پہلے سے صاحبِ نصاب نہیں ہو تو ایسی صورت میں جس دن دکان میں موجود سامان کی مالیت مقدارِ نصاب یعنی ساڑھے باؤن تولہ چاندی کی مالیت کے برابر یا اس سے زائد ہوگئی ہو اس دن سے لیکر ایک قمری سال مکمل ہونے پر مذکورہ بالا تفصیل کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہے۔ماخذہ: تبویب بتصرف (۱۰۷/۱۷۲)

**الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۲/ ۳۰۵)**

و) اعلم أن الديون عند الإمام ثلاثة: قوي، ومتوسط، وضعيف؛ (فتجب) زكاتها إذا تم نصابا وحال الحول، لكن لا فورا بل (عند قبض أربعين درهما من الدين) القوي كقرض (وبدل مال تجارة) فكلما قبض أربعين درهما يلزمه درهم

**الفتاوى الهندية (۱/ ۱۷۵)**

(ومنها حولان الحول على المال) العبرة في الزكاة للحول القمري كذا في القنية، وإذا كان النصاب كاملا في طرفي الحول فنقصانه فيما بين ذلك لا يسقط الزكاة كذا في الهداية---من كان له نصاب فاستفاد في أثناء الحول مالا من جنسه ضمه إلى ماله وزكاه المستفاد من نمائه أولا وبأي وجه استفاد ضمه سواء كان بميراث أو هبة أو غير ذلك،

**الفتاوى الهندية (۱/ ۱۷۹)**

الزكاة واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت إذا بلغت قيمتها نصابا من الورق والذهب كذا في الهداية. ويقوم بالمضروبة كذا في التبيين وتعتبر القيمة عند حولان الحول بعد أن تكون قيمتها في ابتداء الحول مائتي درهم من الدراهم الغالب عليها الفضة كذا في المضمرات

واللہ تعالیٰ اعلم

زاہد اللہ

زاہد اللہ عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۱/جمادی الثانیۃ/۱۴۴۲ھ

25/جنوری/۲۰۲۱ء

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی

۱۲/۶/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف عفا اللہ عنہ

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۲/جمادی الثانیۃ/۱۴۴۲ھ

26/جنوری/۲۰۲۱ء

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۱۲/۶/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح

۱۲/۶/۱۴۴۲ھ

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۲۳۲۹/۴۰

۱۴۴۲/۶/۱۱

۲۰۲۱/۱/۲۶

مفتی